ہمارے نزدیک سب سے روشن پہلو یہ ہے کہ اسلوب نگارش اور انداز بیان اگرچہ بالکل نیا ہے مگر تجدد پسندی کی اس میں کوئی جھلک نظر نہیں آئی۔

دوسرے فاضل مصنف نے بعض حقائق کی وضاحت کرتے ہوئے مستشرقین کی علمی خیانت کی بھی نشاندہی کی ہے اور اس طرح ہماری نوجوان نسل کے بہت سے شکوک و شبہات کو دُور کیا ہے۔ یہ کتاب چونکہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے مزاج اور مسائل کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہے اس لیے اس میں زیادہ تر انہی مباحث کی وضاحت پر زور دیا گیا ہے جو ان کے ذہنوں میں اضطراب پیدا کرتے ہیں۔ یہ کتاب ترتیب و تدوین اور مواد کی فراہمی کے اعتبار سے بڑی قابلِ قدر ہے اور قرآنی ادب میں ایک اچھا اضافہ ہے۔ البتہ ایک کمی یہ ضرور محسوس ہوتی ہے کہ مصنف نے وحی کے بارے میں اُس شرح و بسط سے بحث نہیں کی جس کا یہ موضوع تقاضا کرتا ہے۔ اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ اس کی نوعیت کو پوری تفصیل سے بیان کیا جاتا اور بعض لوگ اسے پیغمبر کے داخلی تجربات کا جو عکس قرار دیتے ہیں ان کے رد میں مُسکت دلائل دیئے جاتے۔

کتاب کا معیارِ کتابت و طباعت اچھا ہے۔ البتہ جلد بندی میں احتیاط سے کام نہیں لیا گیا اور اوراق آگے پیچھے لگ گئے ہیں، جنہیں پڑھتے وقت کافی دقت محسوس ہوتی ہے۔

برصغیر میں مُسلم قومیت کے تصور کا ارتقاء تالیف: جناب محمد الیاس خارانی ایم۔ اے۔ شائع کردہ: ادارۂ مطبوعات پاکستان۔ کراچی۔ صفحات ۲۰۹۔ قیمت تین روپے۔

دنیا کی ہر قوم اپنے اجتماعی شعور کے لیے الگ بنیاد رکھتی ہے جس کی بنا پر اُس کا قومی وجود دوسری اقوام سے جُداگانہ ہوتا ہے۔ اسلام کا انسانیت پر یہ احسانِ عظیم ہے کہ اس نے رنگ، وطن اور نسل کے مادی اور اتفاقی رشتوں کو قومیت کی اساس بنانے کے بجائے اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان کو اس کی اساس قرار دیا ہے۔ کلمہ طیبہ کی مقناطیسی کشش نے مختلف رنگوں، مختلف نسلوں، مختلف ملکوں اور مختلف زبانیں بولنے والے سلیم الفطرت افراد کو ایک دوسرے کے ساتھ روحانی رشتوں میں ایسا منسلک کر دیا کہ اُن کے درمیان کامل فکری اور جذباتی ہم آہنگی پیدا ہو گئی۔ اسلام کا یہ کارنامہ درحقیقت اس بات کی ناقابلِ تردید شہادت ہے کہ انسانی زندگی کی اصل مادہ نہیں بلکہ روح ہے۔ اسلام کا یہ تصورِ قومیت پوری دُنیا کے لیے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے اور اسی بنا پر دینِ حق کے دشمنوں نے اس تصور کو ہمیشہ نقصان پہنچانے کی کوشش

کی ہے اور مسلمانوں کو یہ باور کرانے میں ایڑی چوٹی کا زور صرف کیا ہے کہ انہیں اپنی قومیت کی اس مستحکم بنیاد سے ہٹ کر کسی مادّی بنیاد پر اپنی اجتماعی زندگی کی تشکیل کرنی چاہیے۔ اللہ کا یہ بڑا احسان ہے کہ مسلمانوں کے حسّاس اور ذی شعور طبقے نے ان کی مذموم کوششوں کو ہمیشہ ناکام بنایا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب کے فاضل مصنف بھی اسی طبقے کے ایک دردمند فرد معلوم ہوتے ہیں۔ انہوں نے اپنی فاضلانہ تصنیف میں مسلم قومیت کی اس دینی اساس کا تاریخی جائزہ پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح برصغیر پاک و ہند میں اس اساس نے مسلمانوں کو ایک الگ قومی شعور عطا کر کے اُن کے اندر الگ وطن کے قیام کی تڑپ پیدا کی۔ پاکستان درحقیقت مسلمانوں کے اس قومی شعور کا مظہر ہے۔ کتاب کا اندازِ بیان سنجیدہ اور سلجھا ہوا ہے۔ کتابت اور طباعت کا معیار پسندیدہ ہے۔

تحریکِ اسلامی کی پہلی کتاب

مرتبہ: سید اسعد گیلانی - ایم - اے

- دین کے ابتدائی تصور کے تعارف سے لیکر تحریکِ اسلامی میں شمولیت تک کے مضامین،
- ۱۴ اسباق تدریج، ترتیب اور حکمت کے مطابق،
- معلومات عامہ کا فرہنگ۔
- آسان عام فہم زبان جلی حروف۔ خوش رنگ سرورق۔ آفسٹ طباعت،
- ہر نئی ملاقات کے لیے مطالعہ کی پہلی کتاب - ہر دار المطالعہ کی پہلی ضرورت۔
- تبلیغی مقاصد کے لیے لاگت پر ۱۶۸ صفحات۔

قیمت صرف ایک روپیہ اسّی پیسے

- توسیعِ دعوت کا عمدہ ہتھیار ——— دوستوں کے لیے عمدہ ہدیہ

۵ کتب سے زائد کے لیے ۲۵ فیصد - دس کتب سے زائد پر ۳۳ فیصد کمیشن

ادارۂ ادبِ اسلامی، سٹلائٹ ٹاؤن، سرگودھا